© rasailojaraid.com

(۲)

جناب عبدالحمید بلوچ بستی خیرپور سادات ضلع مظفرگڑھ سے لکھتے ہیں:

"ایک نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کر دیا ہے۔ جب لڑکی بالغ ہو گئی تو اس نے باپ کے کئے ہوئے نکاح کو مسترد کر دیا۔ کیا وہ لڑکی باپ کے کئے ہوئے نکاح کی شرعاً پابند ہے یا بلوغت کے بعد اسے مسترد کر سکتی ہے؟"

الجواب:

بشرط صحتِ سوال واضح ہو کہ احناف کے نزدیک صغیرہ کا نکاح اس کے والد یا دادا نے اگر کر دیا ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس لڑکی کو اس نکاح کے مسترد کرنے کا اختیار ہرگز نہیں ہوتا خواہ وہ اپنے خاوند کو پسند کرتی ہو یا نہ کرتی ہو، نباہ کی کوئی صورت ممکن ہو یا نہ ہو، بہرحال وہ لڑکی بلوغت کے بعد اپنے بچپن کے نکاح میں زندگی گذارنے پر مجبور ہے اور اسے فسخ کرنے کا حق قطعاً نہیں۔ مگر از روئے احادیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حنفیہ کا یہ مذہب صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ حدیث کے مطابق بلوغت کے بعد اس لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو وہ بچپن کے اس نکاح کو قائم رکھے اور چاہے فسخ کرا دے۔ چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ "عن ابن عباس ان جارية بكرا اتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم" (رواه ابوداؤد، عون المعبود ص ۱۹۵ ج ۲ باب في البكر يزوجها ابوها، مشكوٰة المصابيح ص ۲۷۱ ج ۲)

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور حافظ ابن حجر نے مرسل قرار دیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث متصل الاسناد مرفوع ہے۔ ملاحظہ ہو، عون المعبود صفحہ ۱۹۵، ج ۲۔

نیز اس روایت کو امام احمد اور ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:

"فالعلة الكراهة فعليها علق التخيير لانها المذكورة فكانه قال صلى الله عليه وسلم اذا كنت كارهة فانت بالخيار وقول المصنف انه واقعة عين كلام غير صحيح بل حكم عام لعموم علته فاينما وجدت الكراهة ثبت الحكم" (سبل السلام ج ۲ ص ۱۲۷، فتاوى نذيريه ص ۳۹۷ ج ۲)

کہ اس نکاح میں لڑکی کو اختیار دینے کی علت کراہت تھی، جہاں یہ کراہت پائی جائے گی یہ حکم پایا جائے گا۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ عن عائشۃ ان فتاۃً دخلت علیہا فقالت ان ابی زوجنی من ابن اخیہ لیرفع بی خسیستہ وانا کارھۃ فقالت اجلسی حتی یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فارسل الی ابیہا فدعاہ فجعل الامر الیہا فقالت یا رسول اللہ قد اخترت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم للنساء من الامر شیئ‘‘ (سنن نسائی ص ۲۲٫۷۶۳ باب البکر یزوجہا ابوہا وہی کارھۃ)

’’فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ میرے پاس ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دیا ہے تاکہ اس کے بھتیجے کی مسکینی اس طرح ختم ہو جائے جبکہ میں یہ نکاح پسند نہیں کرتی۔ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آ جانے دو۔ یعنی جب آپ تشریف لائے تو حضرت صدیقہ نے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور اس نکاح کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار لڑکی کو دے دیا۔ تو لڑکی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے صرف مسئلہ واضح کرنا تھا کہ نابالغہ کو بالغہ ہونے پر بچپنے کے نکاح کو باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوتا ہے کہ نہیں! میں اپنے باپ کے نکاح کو منظور کرتی ہوں‘‘

__فیصلہ:__

مذکورہ بالا دونوں احادیث کے مطابق نابالغہ لڑکی بالغہ ہونے پر اپنے بچپنے کے نکاح کو فسخ کرنے کرانے کا حق رکھتی ہے اور اس کا یہ حق چھینا نہیں جا سکتا۔ یعنی اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے والد کے بچپنے کے نکاح کو باقی رکھے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم۔

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔
- ’’ترجمان الحدیث‘‘ ایک دینی رسالہ ہے اس سے قلمی تعاون آپ کا دینی فریضہ ہے۔
- ترجمان میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ ـــــ اس طرح دینِ حقہ کی ترویج واشاعت میں آپ حصہ دار بھی ہوں گے ـــــ واللہ لایضیع اجر المحسنین!
- ترجمان کے پانچ خریدار بنانے پر ترجمان ایک سال کیلئے اعزازی جاری کیا جائیگا۔

(مینیجر)

© rasailojaraid.com